رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۰ | جمعرات ۱۷ ذی قعدہ ۱۴۰۱ھ ، ۱۷ تبوک ۱۳۶۰ ہش ، ۱۷ ستمبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۱۲

نائیجیریا کے شہر اوویری میں نئے احمدیہ ہسپتال کا اجراء

مکرم ڈاکٹر مبشر سلیم صاحب نے کام شروع کر دیا۔ کلینک کیلئے طبی آلات فراہم کر دیئے گئے

نائیجیریا کی ہر ریاست میں جماعت احمدیہ کا ایک پراجیکٹ شروع کیا جائیگا۔ مبلغ انچارج کی رپورٹ

احباب جماعت کو خوشی و مسرت سے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے نائیجیریا کے ایک اور شہر اوویری میں جماعت احمدیہ نے ایک ہسپتال قائم کر دیا ہے الحمد للہ۔ اس کلینک میں مکرم ڈاکٹر مبشر سلیم صاحب نے کام شروع کر دیا ہے۔

نائیجیریا کے مبلغ انچارج مکرم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد نے اطلاع دی ہے کہ کلینک کے قیام کی منظوری کے آخری مرحلے میں وہ مکرم ڈاکٹر صاحب اور جماعت کے دو دوستوں کی معیت میں ڈائریکٹر آف ہیلتھ سروسز سے ملے۔ ڈائریکٹر صاحب موصوف نے رجسٹریشن فیس جمع کروانے کے لیے کہا اور اراکین وفد سے کہا کہ اگرچہ آخری منظوری کا رسمی خط کمشنر صاحب کی طرف سے آئیگا جو کہ ان دنوں کسی دورے پر تشریف لے گئے ہیں تاہم اب کلینک کو شروع کرنے میں کوئی روک نہیں ہے۔ مکرم اجمل شاہد صاحب کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کلینک نے ۱۷ اگست ۱۹۸۱ء سے کام شروع کر دیا ہے۔

کلینک میں جملہ طبی سامان اور آلات کی فراہمی کے بارے میں تفصیل بتاتے ہوئے مکرم اجمل صاحب نے لکھا ہے کہ کلینک کے لیے کچھ سامان تو نائیجیریا سے خریدا گیا اور کچھ رقم کا انتظام لندن میں کیا گیا تھا جس سے مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف لندن سے سامان لے آئے تھے۔ اس سامان میں عام طبی آلات کے علاوہ دل کے امراض جاننے کی مشین یعنی E C G کی مشین بھی شامل ہے۔

مکرم اجمل شاہد صاحب نے اپنے خط میں احمدیہ مشن نائیجیریا کی دیگر کارروائیوں اور مستقبل کے منصوبوں کے بارے میں اطلاع دیتے ہوئے لکھا کہ یہ پروگرام بنایا گیا ہے کہ نائیجیریا کی ہر سٹیٹ میں جماعت احمدیہ کا کوئی نہ کوئی پروگرام شروع کیا جائے۔ چنانچہ اس سلسلے میں پلیٹیو سٹیٹ، کوارا سٹیٹ اور ایکیتی سٹیٹ میں حال ہی میں دو پراجیکٹ شروع کئے گئے ہیں اور آئندہ کے لیے بنڈل سٹیٹ اور باؤچی سٹیٹ میں اس قسم کے پروجیکٹ شروع کرنے کا ارادہ ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ احمدیہ مشن نائیجیریا کے نیک عزائم کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور تمام مشکلات کو دور فرمائے۔

جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کے ۳۳ ویں جلسہ سالانہ کا انعقاد

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے افتتاح کیا۔ ۵۰۰ سے زائد احمدی احباب نے شرکت کی

واشنگٹن۔ جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کا ۳۳ واں جلسہ سالانہ ۴۔ ۵ ستمبر ۱۹۸۱ء کو امریکہ کے دارالحکومت واشنگٹن ڈی سی میں بخیر و خوبی منعقد ہوا۔ اس میں ملک کے دور دراز علاقوں سے ۵۰۰ سے زائد احمدی نمائندگان نے شرکت کی۔

امریکہ کے مبلغ انچارج نے بذریعہ تار وکالت تبشیر کو اطلاع دی ہے کہ اس جلسہ سالانہ کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے کیا۔ اس جلسہ سالانہ میں امریکہ کے کونے کونے سے آئے ہوئے مقامی احمدیوں کے علاوہ کینیڈا اور سمندر پار کے بعض احمدی دوستوں نے بھی شرکت کی۔ فاضل مقررین نے دو روز تک احباب جماعت کو اپنی علمی، دینی اور تربیتی تقاریر سے مستفیض کیا۔ یہ تقاریر ان احباب کے علم اور ایمان میں اضافہ کا موجب ہوئیں۔ جملہ مقررین نے سامعین کو خطاب کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے عقائد کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

تار میں بتایا گیا ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے جملہ سامعین سے خطاب کرتے ہوئے دین حق کی اشاعت کے سلسلے میں زیادہ سے زیادہ قربانیاں دینے کے لئے تیار رہنے کی تلقین فرمائی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ احباب امریکہ کی مساعی میں برکت دے اور کامیابی سے نوازے۔ آمین!

اخبار احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ: ۱۵ تبوک / ستمبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور ہر آن اپنی تائید و حمایت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت تین دن سے بلڈ پریشر معمول پر آنے کی وجہ سے بہتر ہے۔ تاہم متلی اور پیٹ کی خرابی کی کیفیت موجود ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کو صحت کامل عطا کرے اور لمبی بابرکت زندگی سے نوازے۔ آمین۔

● خاکسار کے داماد مکرم حافظ عبدالحفیظ صاحب شہید مرحوم کے بچے بیمار ہیں خاص کر سب سے چھوٹا بچہ عطاء الوہاب خود بھی بہت پریشان ہے اور پریشانی کا باعث بھی ہے۔ ان حالات میں مرحوم کی اہلیہ یعنی خاکسار کی بچی کافی پریشان ہے۔ بزرگان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم اور فضل نازل فرمائے اور اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین۔

(محمد اسمٰعیل دیالگڑھی۔ ربوہ)

● خاکسار کا بچہ "طلحہ تنویر" تقریباً ایک ماہ سے بیمار ہے۔ سروسز ہسپتال لاہور میں داخل رہا، لیکن وہاں سے مایوسی کے بعد اب ایک پرائیویٹ ڈاکٹر کا لاہور میں ہی علاج ہو رہا ہے۔ تمام بزرگان سلسلہ اور قارئین الفضل سے بچہ کی صحت کاملہ کے لیے دعا کی درخواست ہے

(قریشی نصیر احمد ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نارووال)

● چوہدری مبارک احمد صاحب ولد چوہدری غلام احمد خانصاحب ایڈووکیٹ مرحوم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پاک پتن دس روز سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بخار بیمار ہیں اور پاؤں میں سخت جلن کی تکلیف ہے دعا کے لیے درخواست ہے۔

ظفر احمد خاں

(سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پاک پتن)

● خاکسار عرصہ چھ ماہ سے بوجہ بخار علیل ہے کوئی علاج کارگر نہیں ہوا۔ افراد خاندان حضرت اقدس۔ بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لیے دعا کی درخواست ہے

نذیر احمد رشید

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شاہدرہ لاہور)

● میری ہمشیرہ مسماۃ بشریٰ بی بی اہلیہ خواجہ محمود احمد صاحب سنگھار مرگز اوکاڑہ آج کل بوجہ شدید بیماری شیخوپورہ میں زیر علاج ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لیے احباب خصوصی دعائیں فرمائیں۔

(شیخ محمد اسلام دین شیخوپورہ)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ● قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۷ ذیقعدہ ۱۴۰۱ھ

۱۷ تبوک ۱۳۶۰ ہش

انسان کی دو پیدائشیں اور دو علیحدہ علیحدہ وجود

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے اسی دنیا میں انسان کی دو پیدائشوں اور اس طرح دو علیحدہ علیحدہ وجودوں کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ انسان کی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۝ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝

(المومنون آیات ۱۳ تا ۱۵)

ترجمہ:۔ اور ہم نے انسان کو گیلی مٹی کے خلاصہ (یعنی مٹی کے غذائی جوہر) سے پیدا کیا۔ پھر اس کو ایک ٹھہرنے والی جگہ میں نطفہ کے طور پر رکھا۔ پھر نطفہ کو ترقی دے کر ایسی شکل دی جو چمٹنے والا وجود بن گیا۔ پھر اس چمٹنے والے وجود کو ایک بوٹی بنا دیا۔ پھر اس بوٹی کو ہم نے ہڈیوں کی شکل میں تبدیل کر دیا۔ اور پھر ان ہڈیوں پر ہم نے گوشت چڑھایا۔ پھر اسے ایک دوسری صورت دیکر نئی پیدائش بخشی۔ پس بہت ہی برکت والا ہے وہ خدا جو سب سے اچھا پیدا کرنے والا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے انسان کے گوشت پوست سے بنے ہوئے مادی جسم کی تخلیق کا ذکر کرنے کے بعد ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ کہکر اسی دنیا میں ایک اور پیدائش کا ذکر کیا ہے۔ یہ نئی پیدائش انسان کو عالم آخرت میں دوبارہ اٹھائے جانے سے پہلے اسی دنیا میں ملتی ہے۔ کیونکہ قیامت کے روز دوبارہ اٹھائے جانے کا ذکر اللہ تعالےٰ نے ان اگلی آیات میں علیحدہ کیا ہے چنانچہ فرماتا ہے:۔

ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ۝

(المومنون آیات ۱۶، ۱۷)

ترجمہ:۔ پھر یقیناً تم اس کے بعد (اپنا عرصہ زندگی گزار کر) ضرور مرنے والے ہو۔ پھر بے شک تم قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انسان کی وہ کونسی دوسری پیدائش ہے جو اسی دنیا میں ظہور میں آتی ہے اور جو گوشت پوست کے مادی جسم سے علیحدہ ایک نئی پیدائش شمار ہوتی ہے۔ یہ روحانی علو و ارتفاع کی آئینہ دار وہ پیدائش ہے جو انسان کو کسی بندۂ اخص کی تریاقی صحبت اور اس کی قوتِ قدسیہ سے فیضیاب ہونے کے نتیجہ میں نصیب ہوتی ہے اور وہ اس کے زیر اثر بالکل ایک نیا انسان بن جاتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت اقدس انسان کی ان دونوں پیدائشوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"انسان کے دراصل دو وجود ہوتے ہیں۔ ایک وجود تو وہ ہے جو ماں کے پیٹ میں تیار ہوتا ہے اور جسے ہم تم سب دیکھتے ہیں جسے لے کر وہ باہر آجاتا ہے اور یہ وجود بلا کسی فرق کے سب کو ملتا ہے۔ لیکن ایک اور وجود بھی انسان کو دیا جاتا ہے جو صادق کی صحبت میں تیار ہوتا ہے۔ یہ وجود بظاہر ایسا نہیں ہوتا کہ ہم اسے چھو کر یا ٹٹول کر دیکھ لیں۔ مگر وہ ایسا وجود ہوتا ہے کہ اس (مادی) وجود پر ایک قسم کی موت وارد ہو جاتی ہے وہ خیالات، وہ افعال اور حرکات جو اس سے پہلے صادر ہوتے تھے یا دل میں گزرتے تھے یہ ان سے بالکل الگ ہو جاتا ہے اور ان شبہات سے جو اس کے دل کو تاریک کئے رہتے تھے ان سے اس کو نجات مل جاتی ہے اور یہی وجود حقیقی نجات ہوتی ہے جو سچی پاکیزگی کے بعد ملتا ہے کیونکہ جب تک شبہات سے نجات نہیں ہو تاریکی سے نجات نہیں اور سچی پاکیزگی اسے میسر نہیں اور وہ خدا کو دیکھ نہیں سکتا اور اس کی عظمت و ہیبت کا اس کے دل پر اثر نہیں ہو سکتا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶)

روحانی علو و ارتفاع کا آئینہ دار یہ دوسرا وجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تریاقی صحبت اور آپ کی عدیم النظیر خداداد قوتِ قدسیہ سے فیضیاب ہونے کے نتیجہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حاصل ہوا اور رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ کے رفیع الشان مقام پر وہ فائز کئے گئے۔ اور خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق فرمایا:۔

اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ فَبِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ

(مشکوٰۃ کتاب المناقب)

ترجمہ:۔ یعنی میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں۔ ان میں سے جس کی بھی تم اقتداء کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔

حسب استعداد یہ دوسرا وجود حاصل کئے بغیر کوئی شخص خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نجات یافتہ قرار نہیں پا سکتا۔ اپنی اپنی استعداد کے مطابق اس دوسرے وجود کا حاصل کرنا ہر مومن کے لئے ضروری ہے۔

ہے زندگی کا اپنی سہارا خدا کی یاد

پھر یاد آ رہی ہے کسی دلربا کی یاد
آنکھوں کا نور، دل کی تمنا، خدا کی یاد

اس حسنِ جاں فروز کا کیا کیا کروں بیاں
ہو اس نگاہِ ناز کی کس کس ادا کی یاد

ساحل پہ جس نے کشتی لگا دی۔ خدا گواہ
ہوگی نہ محوِ قلب سے اس ناخدا کی یاد

آ آ کے یاد۔ کرتی ہے آنکھوں کو تر بہت
اس مصلحِ موعود کی۔ حق آشنا کی یاد

پھر زخمہائے ہجر و الم دے گئی مجھے
دنیائے قادیان کی آب و ہوا کی یاد

تاریکیاں حیات کی سب دور ہو گئیں
حاصل ہے ان کے جلوۂ رنگیں ادا کی یاد

لبریز معرفت سے دل و جان کا سبو
ہر ساغرِ حسین ہے اس جانفزا کی یاد

ناکام اس کے در سے نہ لوٹی کبھی نظر
ہے زندگی کا اپنی سہارا خدا کی یاد

مایوس زندگی بھی کوئی زندگی ہے شوق
رہتی ہے مجھ کو خالقِ ارض و سما کی یاد

عبدالسمیع خان شوق لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمدّنِ اسلامی کا قیام

قسط نمبر ۳

مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب (مربی سلسلہ مقیم کوئٹہ)

پھر یہ بھی ایک مسلمان شہری کا فرض ہے کہ وہ خراب مال فروخت نہ کرے خواہ اس کی شکل وصورت کتنی ہی اچھی ہو اور اسی طرح یہ بھی منع ہے کہ ظاہر نقص کو چھپایا جائے مثلاً غلہ گیلا ہے۔ تو یہ جائز نہیں کہ اوپر خشک غلہ رکھ کر گیلے غلہ کو چھپا دیا جائے اسی طرح یہ بھی جائز نہیں ہے پھٹے ہوئے کپڑے کے تھان کو دبا کر رکھے بلکہ ہر نقص گاہک کے سامنے آجانا چاہیئے اگر کوئی نقص کے اظہار کے بغیر سودا بیچتا ہے تو گاہک کو حق ہے کہ مال واپس کر کے اپنی قیمت لے لے پھر ایک ہدایت یہ ہے کہ سودا مکمل ہو جائے یعنی قیمت ادا کرنے اور مال وصول کر لینے کے بعد بیع فسخ نہیں ہو سکتی۔

اسی طرح یہ حکم بھی کہ منڈی میں مال کی دو قیمتیں نہیں ہو سکتیں اور یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ ہوشیار آدمی کو زیادہ مال دے اور بچہ اور ناواقف کو کم۔ گو اس کو اختیار ہے کہ جو چاہے اپنے مال کی قیمت مقرر کرے مگر اس کو یہ حق نہیں کہ جس سے جو قیمت چاہے لے لے۔ ہاں اگر کوئی خریدار ایسا ہے۔ کہ اس سے کوئی ذاتی تعلق رکھتا ہے تو اس کے ساتھ رعایت کر سکتا ہے جیسے رشتہ دار یا استاد۔ یا کوئی ہمسایہ اور تاجر وغیرہ۔

اسلامی تعلیم نے فساد کو جڑ سے اکھاڑنے کے لئے یہ بھی نصیحت کی ہے کہ تاجر جب کسی چیز کو فروخت کرے تو یا تو اُسے لکھ لے یا پھر گواہ مقرر کرے کیونکہ اس بات کا امکان ہے کہ جس کے پاس تاجر نے کوئی چیز بیچی ہے اس پر چوری کا الزام لگا دے یا دوبارہ چیز کی قیمت کی وصولی کا دعویٰ کرے۔ اسی طرح ہر قسم کے شک وشبہ کو اسلام نے امن وامان میں بدل دیا ہے۔

پھر اسی طرح یہ بھی ارشاد ہے کہ جب کوئی چیز خریدی جائے تو اس کو دیکھ لینا اور وزن کر لینا ضروری ہے تاکہ بعد میں ہونے والے جھگڑوں کا دروازہ بند ہو جائے اور پھر جھوٹے مقابلہ سے قیمت نہ بڑھائی جائے یعنی تاجر اپنے کسی ساتھی کو سکھا کر قیمت نہ بڑھائے تاکہ گاہک متاثر ہو جائے اور قیمت بڑھا دے اور نہ نیلام کے وقت جھوٹی بولی دلا کر قیمت کو بڑھایا جائے۔ یہ بھی کتنی واضح اور انسانی ہمدردی سے پُر نصیحت کہ باہر سے آنیوالے تاجروں کو شہر سے باہر جا کر نہ ملا جائے بلکہ پہلے ان کو منڈی میں آنے دیا جائے تاکہ ان کو اصل بھاؤ معلوم ہو جائے۔ اس کو نہ کوئی نقصان ہو اور نہ ہی خرید و فروخت میں کوئی فساد ہو۔ اسی طرح غیر معین اشیاء کو فروخت کرنا بھی درست نہیں بلکہ حکم یہی ہے کہ دیکھ کر اشیاء کو خریدا جائے خرید و فروخت میں اسلام نے لاٹری وغیرہ کے طریق کو ممنوع فرمایا ہے۔

دعوتوں کے متعلق احکام وآداب

مجالس آپس میں برادرانہ تعلقات کی بناء پر قائم کی جاتی ہیں ان میں نہایت اہم امور باہمی تعاون اور مشوروں سے جلد ہی طے پا جاتے ہیں ان کا انسانی تمدن پر نہایت گہرا اثر پڑتا ہے اس لئے اسلام نے ان کے لئے بھی بعض آداب مقرر فرمائے ہیں مثلاً جو لوگ کسی دعوت پر بلائے جائیں انہیں وہ دعوت قبول کر لینی چاہیئے کیونکہ یہ محبت کا اظہار ہوتا ہے اور دعوت کو قبول نہ کرنا محبت کے سرد ہونے کی واضح نشانی ہوتی ہے پھر یہ بھی حکم ہے کہ بن بلائے دعوت میں کوئی نہ جائے اگر کوئی مل کر ان کے ساتھ چلا جائے تو صاحبِ خانہ سے اجازت لے لے اور ساتھ ہی بیان کیا کہ وقت سے پہلے جا کر بیٹھنا درست نہیں۔ کھانے کے وقت صفائی کا خیال رکھتے ہوئے ہاتھ دھو کر بیٹھیں۔ حرص سے نہ کھائیں اپنے آگے سے کھائیں کھانا کھاتے ہوئے مذمت نہ کریں اور اس قسم کی تعریف کریں جس سے رذالت اور خوشامد ٹپکتی ہو کھانے کے بعد ہاتھ دھوئیں اور دعا کریں اور صاحبِ خانہ کی اجازت سے جلد واپس چلے جائیں۔

کانفرنسوں اور مجالس کے آداب

ہمیں قسم کی کانفرنسیں اور مجالس مفید ہو سکتی ہیں۔

۱۔ مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَۃٍ جن انجمنوں کا کام غرباء کی خبر گیری اور حاجتمندوں کی حاجت روائی ہو۔

۲۔ اَوْ مَعْرُوْفٍ جو علم وفنون کی تحقیق اور ترویج اور تعلیم اور اشاعت کی غرض سے بنائی گئی ہوں۔

۳۔ اَوْ اِصْلَاحٍ ..... (النساء) جو فسادوں اور جھگڑوں کے مٹانے کے لئے بنی ہوں خواہ اہلی فساد ہوں یا ملکی یا قومی یا بین الاقوامی ہوں یا آپس کے سیاسی انتظامات چلانا مقصود ہوں سو ان اغراض کے پیشِ نظر مجالس اور کانفرنسوں کا انعقاد ازبس ضروری ہے۔

پھر ان کانفرنسوں اور مجالس میں بیٹھنے کے لئے بعض آداب مقرر ہیں ان پر عمل کرنا اطمینان بخش ہوتا ہے۔ سو مجالس میں کوئی بدبودار چیز کھا کر نہ جانا چاہیئے جیسے پیاز لہسن حقہ یا سگریٹ پی کر نہ جائیں تاکہ دوسرے بیٹھنے والوں کو تکلیف نہ ہو۔

دوسرے ایسے موقعہ پر خوب صفائی کر کے اور نہا دھو کر اور خوشبو لگا کر جانا چاہیئے تاکہ طبیعت میں نشاط پیدا ہو اور ہوا صاف ہو۔

تیسرے مجلس کا حلقہ بڑا بنا کر بیٹھیں تا ایک دوسرے کے تنفس سے لوگ تکلیف نہ اٹھائیں۔

چوتھے یہ کہ جس کو متعدی بیماری ہو وہ ان جگہوں پر نہ جائیں جہاں لوگ اکٹھے ہوتے ہیں کیونکہ اس طرح دوسروں کو مرض لگنے کا خطرہ ہوتا ہے اس حکم کی اس قدر تاکید ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک کوڑھی کو حج بیت اللہ سے روک دیا اور کہا کہ زیادہ تر اپنے گھر میں بیٹھا کرو اختلاط کی جگہوں میں نہ جایا کرو تاکہ لوگوں کو بیماری نہ لگے۔

پانچویں۔ جب کوئی شخص کلام کرنے کے لئے کھڑا ہو تو لوگوں کو اس کی طرف منہ کر کے پوری توجہ سے اس کا کلام سُننا چاہیئے۔ اس کی کلام کو قطع نہ کریں اور دورانِ تقریر شور نہ کریں خواہ وہ کسی قدر طبیعت کے خلاف کیوں نہ ہو۔

چھٹے۔ بولنا آہستگی اور وقار سے چاہیئے ایسی طرز پر کلام نہ کریں کہ لوگ سمجھ ہی نہ سکیں۔

ساتویں۔ جب مجلس میں کوئی اور آدمی آجائے تو اس کے لئے جگہ بنا دیں۔

آٹھویں۔ یہ کہ اگر کسی کو ضرورت پیش آئے تو اجازت لے کر جائے۔ اور بلا اجازت صدر وہاں سے باہر نہ نکلے۔

نویں۔ یہ کہ جب کوئی اور آدمی عارضی طور پر باہر جائے اور اس کا واپس آنے کا ارادہ ہو تو پھر اس کی جگہ پر کوئی اور نہ بیٹھے۔

دسویں:۔ یہ کہ دو شخص آس پاس بیٹھے ہوں اور یہ معلوم ہو کہ وہ کس غرض سے بیٹھے ہیں تو خواہ ان کے درمیان کوئی جگہ خالی بھی ہو وہاں نہ بیٹھے۔

گیارھویں:۔ یہ کہ جس مجلس میں تین آدمی ہوں ان میں سے کوئی دو آدمی آپس میں بات نہ کریں کہ تیسرے آدمی کے دل میں وسوسہ پیدا نہ ہو کہ یہ شائد میرے متعلق بات کر رہے ہیں۔

بارھویں:۔ بات ترتیب سے کریں۔ یکدم باتیں شروع نہ کریں۔

تیرھویں:۔ جب وہ بات کریں تو صدر کو مخاطب کریں۔ یہ تمدنی اصول حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ہدایات کے مطابق اسلامی تعلیم سے اخذ کئے گئے ہیں۔

تمدنی طور پر حکومت اور رعایا اور امیر وغریب کے متعلق احکام

حکومت کی تعریف

اسلام کے نزدیک حکومت اس نیابتی فرد کا نام ہے جس کو لوگ اپنے مشترکہ حقوق کی نگرانی سپرد کرتے ہیں۔ اس مفہوم کے علاوہ اسلام میں اور کوئی مفہوم اسلامی نقطۂ نگاہ کے مطابق نہیں اسی نیابتی حکومت کے علاوہ اسلام اور کسی حکومت کا قائل نہیں قرآن مجید نے اسی حکومت کو لفظ "امانت" سے تعبیر کیا ہے یعنی وہ اختیار جو لوگوں نے کسی کو دیا ہو نہ وہ جو کسی نے خود پیدا کیا ہو یا بطور ورثہ کے اس کو مل گیا ہو۔ اس لفظ سے اسلامی حکومت کی تمام کیفیات بخوبی بیان ہو جاتی ہیں۔ نیز قرآن کریم میں حکومت کا ذکر بادشاہ سے شروع کر کے رعایا کی طرف نہیں جاتا بلکہ ملک کے لوگوں سے شروع کر کے حاکم کی طرف لیجایا گیا ہے اور وہ آیت یہ ہے خدا وند فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا وَاِذَا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا

(نساء ع ۱۹)

یعنی اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ حکومت کی امانت کو اہل کے حقدار لوگوں کے سپرد کر دو اور جب اے حاکمو! تم حاکم ہو جاؤ تو تم لوگوں کے درمیان عدل سے فیصلہ کرو اللہ تعالیٰ جس بات کی تمہیں نصیحت کرتا ہے وہ یقیناً بہت اچھی ہے اللہ تعالیٰ یقیناً بہت سننے والا اور دیکھنے والا ہے

۱- حاکم بنانا عام پبلک کا کام ہے۔ ورثہ کے ذریعہ کوئی شخص حاکم نہیں بن سکتا اور نہ کوئی بیٹا ہونے کی وجہ سے باپ کی جگہ حاکم ہو سکتا ہے۔

۲- حکومت کے حقوق امانت کی طرح بہت قیمتی ہیں حکومت کی امانت کو کسی ایسے فرد کے حوالہ نہیں کرنا چاہیے جو اس کا اہل نہ ہو بلکہ اس کے حوالہ کرنا چاہیے جو دیانت داری سے اس امانت کو محفوظ رکھے۔

۳- حکومت کوئی مستقل چیز نہیں بلکہ ان حقوق کو کسی شخص کے سپرد کر دینے کا نام ہے جن کو بوجہ بہت سے لوگوں کے اشتراک کے لوگ فرداً فرداً ادا نہیں کر سکتے اس کو امانت خیال کرنا چاہیے کسی خاص شخص کی ملکیت نہیں۔

۴- چوتھا حکم حاکم کو یہ دیا گیا ہے کہ جو کچھ تم کو دیا جاتا ہے وہ چونکہ بطور امانت ہے اس کو بالکل محفوظ شکل میں اپنی موت کے وقت واپس دینا ہوگا یعنی حکومت کی پوری حفاظت اور اہل حقوق کی پوری نگرانی کرنا ہوگی اور یہ اختیار نہ ہوگا کہ اس حق میں کوئی نقصان کر دو

۵- پانچواں امر اس سے یہ نکلتا ہے کہ حکام کو چاہیئے کہ دوران حکومت لوگوں کے حقوق کو پوری طرح ادا کریں اور کسی قسم کا فساد پیدا نہ کریں اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان اس معاملہ میں کمزوری دکھلائیں گے۔ اور دوسری قوموں کو دیکھا دیکھی پھر بادشاہت کی طرف رجوع کریں گے مگر فرماتا ہے جو نصیحت ہم نے کی ہے کہ وراثت کے قریب بھی نہ جاؤ بلکہ انتخاب کے ذریعہ بہترین دماغوں کو حکومت کے لیے منتخب کرو وہی اچھی اور مفید ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا اور دیکھنے والا ہے یعنی دنیا کی مصیبت کو دیکھکر اور ان کی دعاؤں کو سن کر ہم نے یہ طریق حکومت تم کو بتایا ہے پس اس کی ناقدری اور ناشکری نہ کرو۔

اسلامی حکومت کا مختصر نقشہ

مسلمان مل کر ایک شخص کو جو اس کام کے لائق ہو منتخب کریں۔ وہ حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے۔ اس کا انتخاب کچھ عرصہ کے لئے نہیں بلکہ ساری عمر کے لئے ہوتا ہے۔ اس انتخاب کے بعد اللہ تعالیٰ ہی اس کو اس منصب سے وفات دیکر الگ کر سکتا ہے۔ ایسے شخص کے ہاتھ میں حکومت کی تمام طاقتیں اور اختیارات ہوتے ہیں۔ وہ پارٹیوں سے بالا ہوتا ہے اور ساری عمر ملک کی بہتری کے لئے خرچ کر دیتا ہے نہ کہ اپنی بڑائی کے لئے اور بیت المال سے مال و دولت لے کر وہ قوم پر خرچ کر سکتا ہے اپنا گزارہ خود بیت المال سے نہیں لے سکتا بلکہ شوریٰ مقرر کرتی ہے اس کا یہ بھی فرض ہے کہ گاہے گاہے مجلس شوریٰ بلا کر ملک کی رائے عامہ معلوم کرے۔ اس سے یہ بھی امید کی جاتی ہے کہ رائے عامہ کا احترام کرے اور چونکہ ایسا فرد ہر قسم کی جنبہ داری سے بالا ہوتا ہے اور حکومت میں اس کو کوئی ذاتی فائدہ نہیں اس لئے اس کی رائے مفاد عامہ کے حق میں بالکل بے تعصب ہوگی اور محض ملک و ملت کا فائدہ اسے مدنظر ہوگا۔ اور چونکہ خدائی امداد کا وعدہ ایسے فرد سے ہوتا ہے اس لئے اس کو اختیار ہوگا کہ کسی خاص ضرورت کے ماتحت جو نہایت اہم ہو اپنے مشیر کاروں کی کثرت رائے کو مسترد کر دے پس وہ خود مختار اس لحاظ سے ہے کہ بعض دفعہ وہ شوریٰ کے فیصلہ کو رد کر دے لیکن وہ اسلامی قوانین کا کا عوام کی طرح پابند ہے جسے وہ بدل نہیں سکتا اور وہ شوریٰ کے فیصلے کے بغیر کوئی فیصلہ کرنے پر مجبور ہے۔ وہ ذاتی طور پر بیت المال پر کوئی تصرف نہیں رکھتا دراصل وہ آسمانی راہنمائی اپنے ساتھ رکھتا ہے لہذا اس کو اس سے الگ نہیں کیا جا سکتا اور یہ کہ خدا تعالیٰ کی خاص نصرت اُسے حاصل ہوتی ہے علاوہ ازیں باقی تفاصیل مثلاً شوریٰ کا انتخاب اور اسی طرح گورنروں کا انتخاب ضروریات وقت کے لحاظ سے اسلام نے جان بوجھ کر چھوڑ دیا ہے تاکہ ضرورتِ وقت کے مطابق انسانی دماغ کو غور و خوض کرنے کا موقع ملے۔ اس واسطے قرآن کریم فرماتا ہے کہ اے مسلمانو! ہر ایک تفصیل رسولِ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے نہ پوچھا کرو کیونکہ بعض باتیں خدا تعالیٰ نے خود چھوڑ دیتا ہے تاکہ تمہارے اجتہاد کے لئے میدان کھلا رہے اسی طرح گورنروں کا انتخاب خلیفہ کے اختیار میں ہوتا ہے گو اس میں رائے عامہ کا خیال رکھنا ازبس ضروری ہوتا ہے خلافت کو سیاست سے بالا رہنا چاہیئے۔ ہاں اس کے لئے مختلف ممالک کے نمائندوں سے مل کر ملکی تعلقات قائم و دائم رکھنا ضروری ہے وہ مذہبی اخلاقی تمدنی علمی ترقی اور اصلاح کی طرف متوجہ رہے۔

حقوق و فرائض حکومت اسلامی

ذیل میں وہ حقوق جو حکومت کی طرف سے عائد ہوتے ہیں یا اسلام حکومت پر عائد کرتا ہے درج کئے جاتے ہیں۔

۱- سب سے پہلے جو فرائض اسلام حکومت کے مقرر کرتا ہے وہ رعایا کے فوائد اور منافع اور ضروریات اور اتفاق و اخلاق۔ حفاظت اور معیشت اور گھروں کی ذمہ داری ہے چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ۔ اَلْاِمَامُ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ (متفق علیہ)

تم میں سے ہر ایک گڈریے کی مثل ہے اور ان لوگوں یا چیزوں کے متعلق پورا ذمہ دار ہے جو اس کے سپرد کئے گئے ہیں۔ بادشاہ کے سپرد ایک جماعت کی گئی ہے وہ ان کا ہر طرح ذمہ دار ہے اور جوابدہ ہے اور ہر مرد کے سپرد ایک خاندان ہے اور وہ اس خاندان کا ذمہ دار اور جوابدہ ہے اور عورت کے سپرد اولاد کی تربیت اور گھر کی حفاظت ہے وہ اس کی ذمہ دار اور جوابدہ ہے اور نوکر کے سپرد اُس کے آقا کی جائیداد اور مال ہے اور وہ اس کا ذمہ دار اور جوابدہ ہے

سو اسلام میں بادشاہ کو مثل ایک گڈریا کے قرار دیا گیا ہے جس طرح ایک گڈریا اپنے ریوڑ کی ہر طرح کی حفاظت کا ذمہ دار ہوتا ہے اگر کوئی حملہ آور ہو تو اس کے حملوں سے ان کو بچاتا ہے اور ان کا خوراک، پانی اور مکان کا پورا انتظام و انصرام کرتا ہے اسی طرح ایک بادشاہ کا فرض ہے کہ وہ اپنی رعایا کو فتنہ و فساد تفرقہ بازی اور ظلم و ستم کے تختۂ مشق بننے سے بچائے۔ لہذا اسلامی حکومت ذمہ دار ہے کہ ہر شخص کے لئے خوراک و لباس اور مکان مہیا کرے دیگر ادنیٰ ادنیٰ ضروریات کا پورا کرنا بھی حکومت کا فرض ہے ان کے بغیر جن کی حفاظت ان کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ زندہ نہیں رہ سکتے۔ مکان و خوراک کے بغیر جسمانی زندگی محال ہے اور لباس کے بغیر اخلاقی، و تمدنی زندگی محال ہے اور اس طرح ان انسانی ضروریات کو مہیا کرنا جن کو وہ خود مہیا نہیں کر سکتے اسلامی حکومت کا فرض ہے اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ ایک خوب واضح کرتا ہے ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ باہر تجسس کر رہے تھے کہ کسی مسلمان کو تکلیف تو نہیں۔ مدینہ منورہ سے باہر تین میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں مرارہ نامی ہے وہاں گئے تو ایک طرف سے رونے کی آواز آ رہی تھی ادھر گئے تو دیکھا ایک عورت کچھ پکا رہی ہے اور دو تین بچے رو رہے ہیں آپ نے اس سے پوچھا یہ کیا بات ہے؟ اُس نے کہا۔ دو تین وقت کا فاقہ ہے کھانے کو کچھ نہیں۔ بچے بہت بیتاب ہوئے تو خالی ہنڈیا چڑھا دی تا یہ بہل جائیں اور سو جائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دیکھکر فوراً مدینہ کی طرف واپس آئے۔ آٹا۔ گھی۔ گوشت اور کھجوریں ایک بوری میں ڈال کر اپنے خادم سے کہا کہ میری پیٹھ پر رکھ دے۔ اُس نے کہا۔ حضور میں جو موجود ہوں۔ میں اٹھا لیتا ہوں۔ آپ نے جواب دیا بیشک تم اس کو اٹھا کر لے چلو گے مگر قیامت کے دن میرا بوجھ کون اٹھائے گا یعنی اس کی روزی کا خیال رکھنا میرا فرض تھا اور اس فرض کے ادا کرنے میں مجھ سے کوتاہی ہوئی ہے اس لئے اس کا کفارہ یہی ہے کہ میں خود یہ اسباب اٹھا کر اس کے گھر پہنچاؤں

اسلامی حکومت میں یہ انتظام بھی ہوتا ہے کہ سارے ملک کی مردم شماری کی جاتی ہے۔ پیدائش اور موت کے رجسٹر مقرر کئے جاتے ہیں اس کی غرض حکومت کے خزانے بھرنا نہیں ہوتا بلکہ مناسب طور پر خرچ کر کے خزانے خالی کرنا ہوتا ہے ان رجسٹروں کے ذریعہ سے ملک کی عام حالت معلوم ہو جاتی ہے اور محتاج لوگوں کی تعداد (گنتی) معلوم کی جاتی ہے۔

(باقی)

صبر کرنیوالے کا اجر

حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"یاد رکھو کہ عقل اور جہل میں خطرناک دشمنی ہے جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل و فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۸۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضائلِ قرآن کریم

احادیثِ نبویہ کی روشنی میں:

مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب کاہلوں ایم اے بی ایڈ دھیروکے (فیصل آباد)

جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں جامع جمیع صفاتِ کاملہ اور تمام نقائص سے منزہ اور مبرا ہے اپنی ذات وصفات اور افعال میں بے مثل اور بے نظیر ہے اسی طرح اس کا کلام بھی بلحاظ اسلوبِ بیان اور ترتیب بے مثل و بے نظیر ہے۔ ایک عاجز بشر اس کی مثل بنانے سے قاصر ہے۔ اگر دنیا کی تمام قوتیں اور طاقتیں جمع ہو کر اور اپنے تمام وسائل کو بروئے کار لا کر خدا تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیز کی مانند کوئی چیز بنانا چاہیں تو وہ ہرگز نہیں بنا سکتی۔ گلاب کے پھول کو ہی دیکھو اس پھول کی لطافت، نزاکت، ملائمت اور خوشبو کا مقابلہ ایک مصنوعی پھول نہیں کر سکتا۔ ایسے ہی خدا تعالیٰ کی کلام یعنی قرآن مجید کی مانند کلام دنیا کے تمام جن و انس مل کر بھی بنانا چاہیں تو وہ ہرگز نہیں بنا سکتے۔ یہ محض دعویٰ ہی نہیں بلکہ ایک بدیہی صداقت ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:۔

"اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۝"

(یونس آیت ۲۹)

کیا وہ کہتے ہیں کہ اس شخص نے یہ کلام اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے تو انہیں کہہ دے کہ اگر تم اس بیان میں سچے ہو تو اس کی سورتوں جیسی کوئی ایک سورت ہی لے آؤ اور اللہ کے سوا جس کو بلانے کی تمہیں طاقت ہے بلا لو

چودہ سو سال سے قرآن کریم اپنے اس دعویٰ کو منکرین و مخالفین کے سامنے پیش کرتا چلا آ رہا ہے اور قیامت تک یہ دعویٰ منکرین قرآن کے سامنے رہے گا۔ اس کلام پاک کا انکار کرنے والوں نے تو ان ذلتوں اور لعنتوں کو جو انکار کی صورت میں حصہ میں آئی ہیں قبول کر لیا ہے اور قرآن کریم کے متذکرہ بالا چیلنج کو قبول کرنے سے گریز کرتے ہوئے خاموشی اختیار کر لی ہے اور اس طرح قرآن مجید کی سچائی کو ظاہر کر دکھایا ہے عجیب بات یہ ہے کہ کوئی بھی غیرت کھا کر اس کے مقابلہ کی ہمت نہیں کر سکا اور اگر کچھ کہا ہے تو یہی کہ:۔

"یہ کسی بشر کا قول نہیں"

قرآن مجید ہستی باری تعالیٰ کے وجود پر ایک روشن دلیل ہے کیونکہ حفاظتِ قرآن کے بارہ میں ارشاد ربانی ہے:۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ"

(الحجر آیت ۱۰)

ہم نے ہی اس ذکر (قرآن کریم) کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں

یہ دعویٰ بلا دلیل نہیں بلکہ چودہ سو سال سے قرآن کریم اسی شکل میں آ رہا ہے جس شکل میں وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا اس میں ذرہ بھر بھی ترمیم و تحریف نہیں ہوئی یہاں تک کہ اس کی زیر و زبر میں بھی کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔

خدا تعالیٰ نے اس کتاب مقدس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اور وہ ذات برحق بموجب وعدہ اس کی ہر رنگ میں حفاظت کرتی چلی آ رہی ہے اور تا قیامت یہ وعدہ بدستور قائم رہے گا۔ یہ وعدہ الٰہیہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک واضح نشان ہے اس سے اس ذاتِ حق کی طاقت اور قدرت کا اندازہ ہوتا ہے اگر یہ انسان کا کلام ہوتا تو ضرور اس میں تبدیلی آتی کیونکہ جن کتب کی حفاظت انسانوں کے ذمہ تھی مثلاً تورات و اناجیل۔ وہ تحریف کا شکار ہو چکی ہیں لیکن قرآن کریم کے ایک شعشہ میں بھی ترمیم نہ ہونا بتاتا ہے کہ کوئی ہستی ایسی ہے جو اپنی قدرت اور طاقت میں یکتا ہے۔ اسی لئے انسان اس کتاب پاک میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکے اور اس معاملہ میں بکلی عاجز اور بے بس رہے ہیں اس فرصت میں اس کلام پاک کے فضائل کا تذکرہ برعایت اختصار احادیثِ نبویؐ کی روشنی میں مقصود ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔" (بخاری)

تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو خود قرآن سیکھے اور پھر دوسروں کو سکھائے۔

اس حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم و تعلّم کا ایک بہترین اور زریں گر بتایا ہے کہ انسان خود علم سیکھے اور پھر اس علم کو اپنے تک محدود نہ رکھے بلکہ دوسروں کو سکھائے۔ اس سے نہ صرف اس کا علم بڑھے گا بلکہ وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں بہترین شخص کہلائے گا۔

(۲) قرآن کریم کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے اور اس میں تدبر کرنے والے کے اجر کے بارہ میں ارشادِ نبوی ہے:۔

"يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَأُهَا"

(مسند احمد بن حنبل)

قیامت کے دن صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا چلا جا اور جنت کے درجات میں ترقی کرتا چلا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا تیرا مرتبہ وہی ہے جہاں آخری آیت پر پہنچے

(۳) قرآن کریم کی تلاوت دلوں کے زنگ کو دور کرتی ہے اور اس سے دل پاک و صاف ہو جاتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيْدُ اِذَا اَصَابَهُ الْمَاءُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جِلَاؤُهَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ"

(بیہقی)

دلوں کو زنگ بھی لگ جاتا ہے بالکل اسی طرح جس طرح لوہے کو پانی لگنے سے زنگ لگ جاتا ہے۔ دریافت کیا گیا یا رسول اللہ اس کی صفائی کی کیا صورت ہے۔ فرمایا موت کو اکثر یاد کرنا اور قرآن کریم کی تلاوت کرنا۔

(۴) جس شخص کو قرآن کریم کا کوئی حصہ بھی یاد نہیں اس کی مثال ایک ویران گھر کی سی ہے کیونکہ اس گھر کی رونق خدا تعالیٰ کی برکات اور نور خداوندی سے ہے جو قلب انسانی پر بصورت تقویٰ نازل ہوتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"اِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ" (ترمذی)

جس شخص کے دل میں قرآن مجید کا کوئی حصہ بھی محفوظ نہیں وہ بمنزلہ ویران گھر کے ہے۔

پس ضروری ہے کہ قرآن مجید کو ہم حفظ کر کے اپنے گھر کو رونق بخشیں۔

(۵) حاملینِ قرآن اللہ تعالیٰ کے اہل ہیں۔ ارشادِ نبویؐ ہے:۔

"اِنَّ لِلّٰهِ اَهْلِيْنَ مِنَ النَّاسِ قَالُوْا مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَهْلُ الْقُرْاٰنِ هُمْ اَهْلُ اللّٰهِ وَخَاصَّتُهٗ۔" (نسائی)

لوگوں میں سے کچھ اللہ تعالیٰ کے اہل ہیں صحابہؓ سے دریافت فرمایا یا رسول اللہ وہ لوگ کون ہیں آپ نے فرمایا حاملینِ قرآن اللہ تعالیٰ کے اہل اور اس کے خاص بندے ہیں۔

(۶) قرآن کریم ہماری فلاح کا عظیم ذریعہ ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْاٰنَ وَاتْلُوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ مِنْ اٰنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَفْشُوْهُ وَتَغَنَّوْهُ وَتَدَبَّرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَلَا تَعْجَلُوْا ثَوَابَهٗ فَاِنَّ لَهٗ ثَوَابًا۔" (بیہقی)

اے قرآن والو۔ قرآن سے تکیہ نہ لگاؤ اور اس کی تلاوت شب و روز کرو اور اس کی خوب اشاعت کرو اور اسے خوش الحانی سے پڑھو اس کے معانی میں تدبر کرو تاکہ تم فلاح کو پہنچو اور اس کا بدلہ (دنیا میں) طلب نہ کرو کیونکہ آخرت میں اس کے لئے بڑا اجر ہے۔

اس حدیث میں مندرجہ ذیل امور بیان ہوئے ہیں:۔

(i) قرآن کریم کو تکیہ نہ بناؤ
(ii) دن رات تلاوت کرو۔
(iii) اشاعت قرآن کرو۔
(iv) خوش الحانی سے تلاوت کرو
(v) قرآن کریم کے معانی پر غور کرو
(vi) قرآن کریم کی تلاوت اور خدمت کے سلسلہ میں دنیا میں اجر طلب نہ کرو۔

اور بتایا گیا کہ اگر تم ان باتوں کا لحاظ رکھو گے تو حقیقی فلاح کے مستحق ٹھہرو گے۔

(۷) خوش الحانی اور بلند آواز سے قرآن کریم پڑھنے کے اجر سے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ"

(ترمذی)

قرآن کریم کو بلند آواز سے پڑھنے والا علانیہ طور پر صدقہ دینے والی کی مانند ہے اور آہستہ تلاوت کرنے والا خفیہ طور پر صدقہ دینے والے کی مانند ہے

(۸) وہ شخص جو قرآن مجید کی تلاوت کرنے۔ اس پر غور و خوض کرنے اور اسے یاد کرنے میں اتنا مشغول رہے کہ دعا نہ مانگ سکے اسے اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ اجر عطا کرے گا۔

حدیث نبویؐ میں ہے:۔

"يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْئَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

أَفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِينَ۔"
(ترمذی)

جس شخص کو قرآن کریم میں مشغولیت کی بناء پر ذکر کرنے اور دعا مانگنے کی فرصت نہیں ملتی میں اس کو سب دعائیں مانگنے والوں سے زیادہ عطا کرتا ہوں۔

(۹) قیامت کے دن قرآن کریم ذریعۂ شفاعت بھی ہوگا۔ یہ مقبول ترین اور افضل ترین شفاعت ہے سعید بن سلیمؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"مَا مِنْ شَفِيعٍ أَفْضَلَ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْقُرْآنِ لَا نَبِيٌّ وَلَا مَلَكٌ وَلَا غَيْرُهُ۔" (شرح احیاء العلوم)

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرآن سے بڑھ کر کوئی شفاعت کرنے والا نہیں ہوگا۔ نہ کوئی نبی نہ فرشتہ اور نہ ان کے علاوہ کوئی اور

(۱۰) قرآن کریم فتنوں سے بچاؤ کا ایک عظیم ذریعہ بھی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور فرمایا کہ عنقریب بہت سے فتنے پیدا ہوں گے۔ دریافت کیا گیا ان فتنوں سے خلاصی کی کیا صورت ہوگی اے جبرائیل۔ فرمایا۔ کتاب اللہ!

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم پر پورا پورا عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

○

تقریب رخصتانہ

خاکسار کی بچی عزیزہ بشریٰ قمر کا نکاح ہمراہ ملک سعید احمد صاحب راشد سٹیل مل کراچی ابن ملک اللہ دتہ صاحب مرحوم ملتان کے ساتھ بعوض ۵ ہزار روپے حق مہر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۳۱ دسمبر ۱۹۸۰ء جلسہ سالانہ کے بعد اجتماعی نکاح کے ساتھ پڑھا۔ ۹ اگست ۱۹۸۱ء بروز جمعرات بعد نماز عصر تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ باوجود بارش کے بہت سے احباب نے شرکت فرمائی۔ خصوصاً صاحبزادہ مرزا انس صاحب ایڈمنسٹریٹر جامعہ احمدیہ نے وقت تشریف لاکر اپنی دعاؤں کے ساتھ عزیزہ کو رخصت کیا۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لیے دعا فرماویں۔ جزاکم اللہ۔ (قریشی محمد سعید جامعہ احمدیہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے چوہدری شفاعت محمود قائد خدام الاحمدیہ گھٹیالیاں کلاں کو ۲۳/۸/۸۱ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام سے نومولود کے نیک خادم دین ہونے کے علاوہ صحت کاملہ اور زندگی دراز کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

خورشید احمد صدر جماعت احمدیہ گھٹیالیاں کلاں ضلع سیالکوٹ

درخواستِ دعا

۱۔ میری ہمشیرہ محترمہ سیدہ بشیر اختر صاحبہ زیروی ہیڈ معلمہ چک نمبر ۵۶ گ ب دو ماہ سے کمر اور ٹانگوں کے درد کی وجہ سے بیمار ہیں جس کی وجہ سے چلا بھی نہیں جاتا کافی علاج کروایا گیا ہے مگر تاحال افاقہ نہیں ہوا۔ بزرگان سلسلہ اور افراد خاندان حضرت اقدس سے گذارش ہے کہ اپنی شب و روز کی دعاؤں میں ہمشیرہ صاحبہ کی بحالی صحت کے لیے بھی دعائیں فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔ (سید نصیر احمد شاہ زیروی شاہ میڈیکو جڑانوالہ)

۲۔ ہمارے بہنوئی عبدالرشید صاحب درویش یارن مرچنٹ گوجرانوالہ دو سال سے زائد عرصہ سے مختلف عوارض سے بیمار ہیں اور اب درد گردہ کی مزید تکلیف شروع ہو گئی ہے ان کی طویل علالت کی وجہ سے ہم سب اور خاص طور پر والدہ محترمہ بہت فکرمند ہیں۔ سب قارئین الفضل سے اپنے بیمار بھائی کے لیے کامل و عاجل صحت یابی کی درخواست دعا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (سعیدہ احسن سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

۳۔ میری اہلیہ محترمہ بعارضہ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہے کمزوری بہت ہے اور دائیں بازو میں شدید درد ہے بازو ہلانے سے سخت تکلیف ہوتی ہے نیز میں خود بھی چار ماہ سے بیمار چلا آرہا ہوں۔ قارئین الفضل دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم دونوں کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور صحت اور کام کرنے والی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔ (حمید احمد خان مکان نمبر اگلی نمبر ۲۴ سلطان پورہ)

• خاکسار کی خالہ زاد بہن عرصہ ایک ماہ سے شدید بیمار ہے۔ علاج معالجہ کے باوجود ابھی تک افاقہ نہیں ہوا احباب سے عزیزہ کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمود النور کاتب الفضل)

امتیازی نتیجہ

سالانہ مرکزی امتحان ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ بیرون ربوہ

منعقدہ ۲۹ مئی ۱۹۸۱ء

شہری لجنات

معیار اوّل

۱۔ سعدیہ داؤد بنت داؤد احمد صاحب فرخ	میکلوڈ روڈ لاہور	۹۵/۱۰۰	اوّل
۲۔ منصورہ مبارکہ بنت محمد شریف صاحب	کراچی قیادت ۴	۹۲/۱۰۰	دوم
۳۔ نزہت روبینہ بنت عبدالغفور صاحب منوری	کنری پاک	۹۳/۱۰۰	سوم

معیار دوم

۱۔ عفت منہاس بنت محمود شوکت صاحب منہاس	کراچی قیادت ۶	۷۲/۷۵	اول
۲۔ سیدہ طاہرہ نبی بنت غلام نبی صاحب	" " "	۷۰/۷۵	دوم
۳۔ بشریٰ رعنا بنت بشارت احمد صاحب	رحمان پورہ لاہور	۶۹/۷۵	سوم

معیار سوم

۱۔ شاہانہ انجم بنت عبدالسمیع صاحب قریشی	سیالکوٹ	۳۰/۳۰	اوّل
۲۔ سمیرا حمید بنت عبدالحمید صاحب	کراچی قیادت ۶	۲۹/۳۰	دوم
۳۔ طلعت جبیں بنت ارشد محمود صاحب	شیخوپورہ	۲۹/۳۰	
۴۔ بشریٰ نورین بنت نور الٰہی ملک صاحب	وحدت کالونی لاہور	۲۸/۳۰	سوم
۵۔ راضیہ بنت طاہر احمد صاحب	فیصل آباد	۲۸/۳۰	

دیہاتی لجنات

معیار اوّل

۱۔ فرزانہ خلیل بنت خلیل احمد صاحب چک ۱۲۱ ج ب	گوکھووال ضلع فیصل آباد	۴۹/۵۰	اول
۲۔ آصفہ غزل بنت محمد اسمٰعیل صاحب " "	" " "	۴۸/۵۰	دوم
۳۔ سمعیہ بھٹی بنت فضل کریم صاحب بھٹی	مبارک آباد	۴۷/۵۰	سوم

معیار دوم

۱۔ فوزیہ زکیہ بنت غلام رسول صاحب چک ۹۹	شمالی سرگودھا	۳۹/۴۰	اول
۲۔ صائمہ بنت اسحاق احمد صاحب	احمد نگر	۳۸/۴۰	دوم
۳۔ نازیہ بنت ملک محمد انور صاحب	ساہووالہ	۳۷/۴۰	سوم

معیار سوم

۱۔ لئیقہ محمود بنت محمود صاحب	سعد اللہ پور گجرات	۲۵/۲۵	اول
۲۔ سلمیٰ بٹ بنت اسلم صاحب	چونڈہ	۲۴/۲۵	دوم
۳۔ نجمہ اقبال بنت احمد علی صاحب قمر	احمد نگر	۲۳/۲۵	سوم

بیرون ربوہ سے ۵۰ مقامات سے تینوں معیاروں کی کل ۱۲۹۴ ناصرات تحریری امتحان میں شامل ہوئیں۔ ۱۳ ناصرات فیل ہوئیں ۱۲۸۱ ناصرات کامیاب ہوئیں۔ مجموعی نتیجہ تقریباً ۹۹ بنا رہا۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تصحیح

ماسٹر عبداللطیف صاحب کی روایات مندرجہ ماہنامہ انصار اللہ بابت اگست کے صفحہ ۳۴ پر حضرت مصلح موعود سے آپکی ملاقات کی بجائے ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا ذکر مقصود تھا۔ احباب درست فرمالیں۔

(ایڈیٹر انصار اللہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۷۵۷

میں میر عبد القدیر ولد میر عبد القادر صاحب قوم میر پیشہ تبلیغ عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۴-۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں۔

اس وقت مجھے مبلغ تین صد تنتیس روپے (Rs ۳۳۳/-) روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- میر عبد القدیر شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کوارٹر ۵۳ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد :- میر عبد الرشید تبسم مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ضلع شیخوپورہ

گواہ شد :- میر عبد الباسط مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۱۵/۲ دارالیمن غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۴۷۵۸

میں طاہرہ تبسم بنت چوہدری بشیر احمد صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قلعہ کالر والا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۴-۱۹۸۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں۔

اس وقت مجھے مبلغ چار سو تراسی (Rs ۴۸۳/-) روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- طاہرہ تبسم بنت چوہدری بشیر احمد صاحب قلعہ کالر والا تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد :- عبد الحمید خان مربی سلسلہ وصیت ۲۲۵۶۲

گواہ شد :- بشیر احمد وصیت ۱۵۰۷۰ قلعہ کالر والا ضلع سیالکوٹ

مسل نمبر ۲۴۷۵۹

میں نور بیگم بیوہ شاہ محمد صاحب قوم گجر (پوڑ) پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال اندازاً بیعت ۱۹۳۰ء ساکن کھاریاں حال چک ۱۹۰ E.B ضلع وہاڑی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۱-۱۹۸۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- حق مہر ۵۰/- روپے وصول شدہ
۲- خاوند کی جائیداد زرعی کا ۱/۸ (ایک ایکڑ ۷ کنال مالیتی بائیس ہزار پانچ صد روپے (Rs ۲۲,۵۰۰) جو کہ ترکہ میں ملا۔
۳- مکان از ترکہ خاوند کا ۱/۸ حصہ میرا ہے کل مکان کی مالیت پینتیس ہزار روپے (Rs ۳۵,۰۰۰/-) میرا حصہ چار ہزار تین صد پچھتر روپے (Rs ۴,۳۷۵/-) میرے حصہ کی کل جائیداد مالیتی ستائیس ہزار نو سو پچیس روپے (Rs ۲۷,۹۲۵/-)

اس وقت مجھے مبلغ سو روپے ماہوار بصورت گذر اوقات مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- نور بیگم بیوہ شاہ محمد صاحب ساکن چک ۱۹۰ E.B P.O چک ۱۹۸ E.B ضلع وہاڑی

گواہ شد :- رشید الدین امیر جماعت احمدیہ کھاریاں۔

گواہ شد :- چوہدری عزیز احمد ولد چوہدری محمد خان صاحب محلہ شرقی احمدیہ کھاریاں شہر

مسل نمبر ۲۴۷۶۰

میں امۃ الجمیل زوجہ مکرم منور احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن اٹک شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۱۱-۸۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- زیورات طلائی گلوبند ایک عدد۔ کانٹے ایک جوڑی۔ کل وزن ۳ تولہ مالیتی چھ ہزار روپے۔
۲- سلائی مشین ایک عدد مالیتی تین صد روپے

حق مہر بصورت زیورات مندرجہ بالا وصول کر لیا گیا ہے۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- امۃ الجمیل اہلیہ منور احمد صاحب معرفت مکان ۱۶۵ چھوٹی ایسٹ اٹک سٹی

گواہ شد :- عبد الرشید شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مکان ۱۶۵ C.H.H.E چھوٹی روڈ اٹک سٹی۔

گواہ شد :- لانس نائیک منور احمد معرفت مکان ۱۶۵ چھوٹی ایسٹ اٹک سٹی۔

مسل نمبر ۲۴۷۶۱

میں زبیدہ بیگم زوجہ مختار احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن خوشاب ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۲/۱۹۸۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے:-

۱- چوڑیاں طلائی ۴ عدد وزنی ۳ تولہ۔ ایک جوڑی کانٹے طلائی وزن ۹ ماشے۔ ایک عدد انگوٹھی ۳ ماشے۔ کل زیورات طلائی وزن ۴ تولہ جس میں ملاوٹ شامل ہے مالیتی ۸ ہزار روپے صرف (Rs ۸,۰۰۰)
۲- حق مہر ادا شدہ ایک ہزار روپے (Rs ۱,۰۰۰)

اس وقت مجھے مبلغ ایک صد پچاس (Rs ۱۵۰/-) روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی، ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- زبیدہ بیگم زوجہ چوہدری مختار احمد صاحب مکان ۳۹۸۰ محلہ بادشاہ نزالہ خوشاب ضلع سرگودھا۔

گواہ شد :- مختار احمد خاوند موصیہ وصیت ۱۶۶۳۹ صدر موصیان خوشاب۔

گواہ شد :- عبد الغفار خان وصیت ۱۸۹۴۰ سیکرٹری ضیافت خوشاب۔

سالانہ اجتماع انصار اللہ ۱۹۸۱ء

۱- ۳۰-۳۱ اخاء/اکتوبر و یکم نبوت/نومبر کو مرکز میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے۔
۲- مجلس شوریٰ انصار اللہ مرکزیہ کے لیے تجاویز مرکز کو ارسال کرنے کی آخری تاریخ ۲۰ ستمبر ۸۱ء ہے

قائد عمومی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آل ربوہ والی بال ٹورنامنٹ

مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت وسطی ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۷/۸/۸۱ کو ۵½ بجے شام آل ربوہ والی بال شوٹنگ ٹورنامنٹ کا افتتاح مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے فرمایا۔ ٹورنامنٹ میں سات کلبوں نے شمولیت کی ٹورنامنٹ کے دو پول بنائے گئے اور دونوں پولوں میں لیگ سسٹم کے تحت میچز کروائے گئے مندرجہ ذیل کلب اس میں شامل ہوئے۔

۱۔ رحمت کلب ۲۔ نصر کلب ۳۔ یمن کلب ۴۔ احمد نگر کلب ۵۔ رحمت کلب B ۶۔ جامعہ احمدیہ کلب ۷۔ صدر کلب

اس ٹورنامنٹ کے جملہ انتظامات ایک کمیٹی نے سرانجام دیئے۔ مورخہ یکم ستمبر فائنل میچ مابین رحمت کلب A اور نصر کلب ہوا۔ جو رفیری صاحبان کے فیصلہ کے مطابق نصر کلب نے جیت لیا۔ یہ ٹورنامنٹ جملہ حاضرین کے لئے خاص دلچسپی کا باعث رہا۔

تقسیم انعامات کی کاروائی فائنل میچ کے بعد منعقد ہوئی جس میں مہمان خصوصی مکرم رشید احمد صاحب چغتائی مربی سلسلہ نے انعامات تقسیم فرمائے اور دعا کے بعد یہ ٹورنامنٹ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ (ناصر احمد صدیقی نائب مہتمم مقامی ربوہ)

نتیجہ امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم ۸۱ء

امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم ۸۱ء کا نتیجہ زعماء صاحبان انصار اللہ کو بھجوایا جا رہا ہے اس سہ ماہی میں مکرم شیخ عبدالکریم صاحب پشاور اوّل اور مکرم عبدالحق صاحب جنجوعہ کوئٹہ دوم قرار دئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ان کے لئے مبارک کرے اور دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

احباب محتاط رہیں

دو نوجوان جنکا حلیہ حسب ذیل ہے۔ جماعتوں میں پھر رہے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنی ہمشیرہ کے پاس جھالگا تحصیل شکرگڑھ میں گئے تھے۔ اور کہتے ہیں۔ کہ کسی جیب کترے نے ہماری جیب سے روپے نکال لئے ہیں اور ہم احمدی ہیں اور سانگلہ ہل کے رہنے والے ہیں اور چوہدری برکت علی صدر سانگلہ کا نام لیتے ہیں اور ڈسکہ آئے تھے۔ ضلع سیالکوٹ میں پھر کر روپیہ مانگتے ہیں کہ سانگلہ تک کا کرایہ دے دیں۔ کئی ایک جماعتوں سے روپے حاصل کئے ہیں گھٹیالیاں کلاں اور دوسری جماعتوں سے کرایہ کے بہانے روپیہ لے کر اگلی جماعت میں چلے جاتے ہیں

۱۔ بڑا لڑکا عمر ۲۵/۳۰ سال۔ رنگ گورا۔ شلوار قمیص پہنے ہوئے قمیص بادامی رنگ کی اور شلوار سفید رنگ کی ہے۔

۲۔ چھوٹا لڑکا ۱۸ سال مونچھیں اگ رہی ہیں۔ قد ۵½ فٹ قریباً رنگ گورا ہے

اگر کسی جماعت میں وہ پکڑے جاویں تو دھوکہ دہی کے الزام میں پولیس کے حوالہ کر دیویں

(خورشید احمد صدر جماعت احمدیہ گھٹیالیاں کلاں)

نصرت انڈسٹریل سکول میں ڈپلومہ کلاس کا داخلہ

ڈپلومہ حاصل کرنے والی لڑکیوں کے لیے بورڈ کی تاریخ کے مطابق داخلہ پہلی ستمبر سے ۳۰ ستمبر تک جاری رہے گا۔ جو بچیاں ڈپلومہ حاصل کرنا چاہتی ہیں وہ جلد از جلد تشریف لائیں۔

سپیشل کلاس کے لیے داخلہ ہر وقت جاری ہے۔

ہیڈ مسٹرس
نصرت انڈسٹریل سکول۔ ربوہ

موصیان کرام توجہ فرماویں

نہایت ضروری اعلان

سیدنا حضرت اقدس نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے جو نظام وصیت جاری فرمایا ہے اس کی بنا ترکہ پر ہے۔ یعنی ایک موصی نے بوقت وفات جو جائیداد جس قیمت پر اپنے ورثاء کو منتقل کرنی ہے اس کا کم از کم ۱/۱۰ حصہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنا ہے۔

زندگی میں حصہ جائیداد کی ادائیگی ایک استثناء ہے جو بعض مشکلات کے پیش نظر روا رکھی گئی ہے۔ زندگی میں حصہ جائیداد ادا کرنے کے لئے ناظم صاحب تشخیص جائیداد کو درخواست دینا ضروری ہے اور درخواست دینے کے وقت کے نرخوں کے مطابق حصہ جائیداد کا حساب کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی موصی / موصیہ جائیداد کی تشخیص کی درخواست سے قبل حصہ جائیداد میں رقوم ادا کریں گے تو وہ رقوم ان کے کھاتہ میں علی الحساب جمع رہیں گی۔ حساب اُسی وقت کے نرخوں کے مطابق ہوگا جب موصی / موصیہ مرکز کو تشخیص جائیداد کی درخواست کریں گے

امراء کرام / صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ سب احباب کو اس امر سے مطلع فرمادیں۔

(نظارت بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

امراء کرام / صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ توجہ فرماویں

موصیان کرام کی جائیداد کی تشخیص جماعتوں کی مجلس عاملہ سے کرائی جاتی ہے۔ بعض جماعتیں اس میں بہت تاخیر کر دیتی ہیں جس کی وجہ سے بعض قباحتیں اور الجھنیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

تمام امراء کرام / صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ سے گذارش ہے کہ اس کام میں حتی الامکان عجلت سے کام لیا کریں۔ ویسے ورثاء کے لئے اشد ضروری ہے کہ وہ کم از کم اپنے اندازے کے مطابق ہی کسی موصی کی وفات کے ایک سال کے اندر حصہ جائیداد ضرور ادا کر دیں۔ ورنہ وصیت حسب قواعد قابل منسوخی ہوتی ہے

(صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ملاقات کے سلسلہ میں ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انفرادی یا اجتماعی ملاقات کے لئے صرف جمعرات کا دن مقرر ہے۔ دیگر ایام میں ملاقات کے لئے تشریف نہ لاویں۔

ہر قسم کی ملاقات کے لئے پیشگی منظوری حاصل کرنا ضروری ہے جس کے لئے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی وساطت سے تحریری طور پر درخواست بھجوانی چاہیئے۔ براہ کرم پیشگی منظوری حاصل کئے بغیر ملاقات کے لئے تشریف نہ لاویں۔

(حمید احمد کلیم۔ پرائیویٹ سیکرٹری)

لجنہ مقامی ربوہ کا سالانہ اجتماع

لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ کا سالانہ اجتماع ۲۰ ستمبر بروز بدھ صبح ۸ بجے انشاء اللہ تعالیٰ احاطہ لجنہ مرکزیہ میں منعقد ہوگا تمام ممبرات لجنہ ربوہ سے گزارش ہے کہ وقت معینہ پر پہنچ کر اجتماع کا پروگرام سنیں۔ پہلا اجلاس صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک اور دوسرا اجلاس ۲½ بجے سے شام ۷ بجے تک ہوگا

(صدر لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ)

مشہور منجن
دانتوں کی مضبوطی اور جلا کے لیے
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

اگر کراچی میں
آپ کا پلاٹ ہے تو
بنگلہ
ہم بنوا دیں گے
تفصیلات کے لیے:
فون: 616051
امپیو انٹرنیشنل سول انجینئرنگ کنٹریکٹر
H-H-3/4 ناظم آباد، پوسٹ بکس نمبر 2239، کراچی-18

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴